

از عدالت الاعظمیٰ

دی کمشنر آف ایگریکلچرل انکم ٹیکس

بنام

دی کلوری ماؤنٹ اسٹیٹس (پرائیویٹ) لمیٹڈ۔

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

زرعی انکم ٹیکس۔ ربر پلانٹیشن۔ ناپختہ درختوں پر خرچ۔ کیا کٹوتی جائز ہے۔ مدراس پلانٹیشنز ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ، 1955 (مدراس V آف 1955)، دفعہ 5 (ای)۔

تعیین کنندہ کے پاس 1590 ایکڑ کی جائیداد تھی جس میں سے 235 ایکڑ پر ربر کے ناپختہ درختوں سے قبضہ کیا ہوا تھا، جس کی دیکھ بھال اور دیکھ بھال کے لیے مدعا علیہ نے آمدنی میں سے اخراجات کا دعویٰ کیا تھا، جس کی اجازت زرعی انکم ٹیکس ٹریبونل اور ہائی کورٹ دونوں نے دی تھی۔ اپیل کنندہ خصوصی اجازت پر آیا۔

مدراس پلانٹیشنز ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ، 1955 (مدراس V آف 1955) کے دفعہ 5 (e) کی دفعات، جو موجودہ کیس پر لاگو ہیں، اور تراوینکور کے دفعہ 5 (j) کی دفعات۔ کوچن ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ، 1950 (Tr. Co. XXII آف 1950) ایک جیسا ہے، ٹراوانکور ربر اینڈ ٹی کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف ایگریکلچرل انکم ٹیکس، کیرالہ کا فیصلہ، جس میں کٹوتیوں کا سوال ہے۔ ناپختہ ربر کے درختوں کے کانٹے، لگانے، کھا دڈالنے وغیرہ کے مقاصد کے لیے خرچ کی گئی رقم کا فیصلہ کیا گیا تھا، اس کیس کو چلائیں گے۔

ٹراوانکور ربر اینڈ ٹی کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف ایگریکلچرل انکم ٹیکس، کیرالہ، (1961) SCR 3

279، لاگو ہوا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 145 آف 1960۔

1957 کے ٹیکس نظر ثانی کیس نمبر 12 میں کیرالہ ہائی کورٹ کے 18 مارچ 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

دی۔ اے سید محمد اور سردار بہادر، اپیل کنندہ کیلئے۔

سی۔ کے۔ دپتھرے، سالیسٹر جنرل آف انڈیا، تھامس ولادیلے، ایس۔ این۔ انڈلے،
جے۔ بی۔ دادا کنجی، ہمیشور ناتھ اور پی۔ ایل۔ ووہرا، مدعا علیہ کیلئے۔

15 دسمبر 1960 کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور۔ یہ 1957 کے ٹیکس نظر ثانی نمبر 12 میں کیرالہ ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کے خلاف
خصوصی اجازت کی اپیل ہے۔

جواب دہندہ جو کہ تعین کنندہ ہے، جنوبی مالابار ضلع میں 1590 ایکڑ کی جائیداد کا مالک تھا، جو اب
ریاست کیرالہ میں ہے۔ اس رقبے میں سے 85 ایکڑ پر پیپر، اریکانٹ، دھان اور ناریل کی کاشت تھی جبکہ
باقی یعنی 1505 ایکڑ پر ربر کے باغات تھے۔ اس رقبے میں سے 235 ایکڑ پر نا پختہ ربر کے درخت تھے اور
1270 ایکڑ پر ربر کے پختہ درخت تھے۔ تشخیص کا تعلق سال 1955-56 سے ہے، اکاؤنٹنگ سال 31 مارچ
1955 کو ختم ہونے والا سال ہے۔ جواب دہندہ نے نا پختہ ربر کے درختوں کی دیکھ بھال اور دیکھ بھال سے
متعلق آمدنی کے اخراجات میں سے دعویٰ کیا۔ ایگریکلچرل انکم ٹیکس ٹریبونل نے کہا کہ ربر کے باغات کے تحت
پورے رقبے پر اٹھنے والے اخراجات قابل کٹوتی کے اخراجات تھے اور ربر کے اگائے جانے والے "غیر
برداشت اور نا پختہ" علاقوں کے کانٹے لگانے اور کھاد بنانے میں ہونے والے اخراجات کا پتہ لگانے کے لیے
کیس کوریمانڈ پر بھیج دیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے مدراس پلانٹیشنز ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ 1955
(مدراس V آف 1955) کے دفعہ 54(1) کے تحت ہائی کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست کو ترجیح دی۔
ہائی کورٹ نے کہا کہ نا پختہ ربر کے درختوں کی دیکھ بھال اور دیکھ بھال پر خرچ کی جانے والی رقم اس ایکٹ

کے دفعہ 5(e) کے تحت قابل کٹوتی تھی جو فراہم کرتی ہے:

دفعہ-5 "زرعی آمدنی کا حساب: کسی شخص کی زرعی آمدنی کا حساب درج ذیل کٹوتیوں کے بعد کیا جائے گا، یعنی:-

(e) پچھلے سال میں کیا گیا کوئی بھی خرچ (سرمایہ دارانہ اخراجات یا تعین کنندہ کے ذاتی اخراجات کی نوعیت میں نہ ہو) جو مکمل طور پر اور خصوصی طور پر پودے لگانے کے مقصد کے لیے رکھا گیا ہو یا خرچ کیا گیا ہو۔"

مدراس ایکٹ کے دفعہ 5(e) کی دفعات، جو موجودہ کیس پر لاگو ہیں، وہی ہیں جو ٹراوانکور کو چین ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ (ایکٹ XXII آف 1950) کے دفعہ 5(j) کے ہیں۔ فرق صرف آخری چند الفاظ میں ہے۔ پہلے میں "شجرکاری کے مقصد کے لیے" کی جگہ، بعد میں "زرعی آمدنی حاصل کرنے کے مقصد کے لیے" کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ اگر کچھ ہے تو سابق ایکٹ کے الفاظ مدعا کے لیے زیادہ موافق ہیں۔

ٹراوانکور ربر اینڈ ٹی کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف ایگریکلچرل انکم ٹیکس، کیرالہ میں، جو ٹراوانکور کو چین ایکٹ کے تحت ایک جائزہ تھا، ہم نے ربر کے ناپختہ درختوں کے کانٹے، کھاد وغیرہ کے مقاصد کے لیے خرچ کی گئی رقم کی کٹوتی کے سوال کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ اس کیس پر بھی حکومت کرے گی۔ اس لیے یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اس عدالت اور ہائی کورٹ میں اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔